اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ ″
سہ ماہی	۷ ″
ماہوار	۲½ ″

فی پرچہ ۱ ر

۱۰ رجب سنہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۲۸ شہادت ۱۳۲۹ھش	۲۸ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۰۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ اپریل۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط اطلاع فرماتے ہیں:۔
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال خراب ہے۔ درد نقرس کی تکلیف بڑھ گئی ہے۔ حضور کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔

کیڑے مکوڑوں کی بدولت صرف پنجاب میں ہی ہر سال ۶۰ لاکھ من گیہوں ضائع ہو جاتا ہے

تعلیم الاسلام کالج میں زراعت کے موضوع پر ڈاکٹر خان اے رحمان کی دلچسپ تقریر

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۲۷ اپریل۔ محکمۂ زراعت پنجاب کے ڈائریکٹر ڈاکٹر خان اے۔ رحمان نے آج تعلیم الاسلام کالج میں ڈاکٹر حامد خانصاحب سبحی صدر شعبۂ زوآلوجی پنجاب یونیورسٹی کی زیر صدارت تقریر کرتے ہوئے زراعت سے متعلق نہایت دلچسپ اعداد و شمار بیان کئے۔ آپ نے محکمہ زراعت کے مختلف شعبوں کے کام کی نوعیت اور کارگزاری پر روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ دنیا میں ۹ لاکھ سولہ ہزار قسم کے حیوان پائے جاتے ہیں۔ جن میں خود حضرت انسان بھی شامل ہیں۔ حیوانوں کی ان اقسام میں سے چھ لاکھ چالیس ہزار قسمیں ان کیڑوں مکوڑوں پر مشتمل ہیں۔ جنہیں حشرات الارض کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ ان کیڑوں مکوڑوں کی بدولت جو بظاہر بہت بے ضرر سی مخلوق نظر آتے ہیں۔ صرف پنجاب میں ہی ہر سال ۶۰ لاکھ من گیہوں برباد ہوتا ہے اگر یہ گیہوں کسی طرح بچایا جا سکے تو اس سے قریب قریب گیارہ لاکھ افراد کے لئے خوراک مہیا کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ان کی وجہ سے ضائع ہونے والی کپاس سے ۴۰ لاکھ آدمیوں کے لئے کپڑا تیار کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ کھیتوں کے اندر فی ایکڑ ۵ لاکھ سے پچاس لاکھ کی تعداد میں کیڑے مکوڑے موجود رہتے ہیں ان کی موجودگی کا عام انسانوں کو احساس بھی نہیں ہوتا لیکن وہ چپکے ہی چپکے اپنا کام کئے جاتے ہیں

مچھلیوں کے قصبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اگر لوگ مچھلی کھانے کی عادت ڈال لیں تو اس طرح ۲۷ ہزار جانور بچ سکتے ہیں۔ جنہیں زراعت کے سلسلے میں اور بہت سے مفید کاموں پر لگایا جا سکتا ہے

دوران تقریر میں آپ نے اس امر پر بھی زور دیا کہ زراعت کے محکمے کو قانون کے ذریعہ اس قسم کے زیادہ سے زیادہ اختیارات ملنے چاہئیں۔ کہ وہ کاشتکاروں سے اپنی ہدایات پر جبر کے ذریعے عمل کرا سکے۔ آپ نے کہا جب تک اس قسم کے وسیع اختیارات محکمہ زراعت کو تفویض نہ ہوں گے صوبے میں زراعت کے اعتبار سے خاطر خواہ ترقی نہ ہو سکے گی۔ آپ نے مثال کے طور پر دو کاٹن کنٹرول ایکٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سے یہ قانون نافذ ہوا ہے کپاس کی پیداوار پر نہایت خوشگوار اثر پڑا ہے اور اس ایک قانون نے وہ کچھ کر دکھایا ہے کہ جو گذشتہ ۵۰ سال میں منت یا ترغیب و تحریص نہ کر سکی تھی۔ آپ نے محکمہ شکار کی کارکردگی اور سیم کی تباہ کاریوں پر بھی روشنی ڈالی اور اس ضمن میں نہایت مفید معلومات بہم پہنچائیں۔ آپ کی یہ پُر از معلومات تقریر نہایت دلچسپی کے ساتھ سُنی گئی۔

کراچی میں بھارت اور پاکستان کے وزراء اعظم کے درمیان مزید ملاقاتیں

لاہور ۲۷ اپریل۔ پاکستان اور بھارت کے وزراء اعظم کے درمیان گفت و شنید آج بھی جاری رہی۔ پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل مسٹر لیاقت علیخان صبح ساڑھے دس بجے گورنر جنرل ہاؤس پہنچے اور قریباً اڑھائی گھنٹے تک پنڈت نہرو سے بات چیت کرتے رہے ملاقات کے وقت کوئی تیسرا شخص موجود نہ تھا۔ گفت و شنید نہایت بے تکلفی اور بہت ساز سے طریق پر ہوتی رہی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اور امور خارجہ کے سیکرٹری مسٹر اکرام اللہ نے بھی آج دوپہر کے کھانے پر گورنر جنرل ہاؤس میں بھارت کے وزیر اعظم سے غیر رسمی ملاقات کی۔ آج پاکستان کے دار الحکومت میں پنڈت نہرو کے قیام کا دوسرا دن تھا۔ ۶ بجے آپ محترمہ فاطمہ جناح سے ملاقات کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً وہاں ۴۰ منٹ ٹھہرے۔ اندرا گاندھی اور مسٹر فیروز گاندھی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ پھر آپ پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان سے ۵۰ منٹ تک بات چیت کرتے رہے۔ آپ نے سندھ کے ہندوؤں کے ایک وفد سے بھی ملاقات کی۔ جس میں صوبائی اسمبلی کے دو رکن بھی شامل تھے۔ نیز آپ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے ٹرسٹیوں سے بھی ملے۔ ٹرسٹیوں کا یہ وفد مسٹر علی محمد راشدی مسٹر الطاف حسین اور ملک تاج الدین پر مشتمل تھا۔ وفد نے بھارت کے وزیر اعظم سے درخواست کی۔ کہ پاکستانی نامہ نگاروں کو بھارت کی خبریں جمع کرنے میں مزید سہولتیں ملنی چاہئیں۔ آج رات مسٹر لیاقت علیخاں نے آپ کے اعزاز میں ڈنر دیا۔ مسٹر نہرو پروگرام کے مطابق کل صبح نئی دہلی واپس روانہ ہو جائیں گے۔ نیو یارک ٹائمز نے کراچی میں پنڈت نہرو کے موجود ہونے کو بہت اہمیت دی ہے۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ جس طرح مسٹر لیاقت علیخاں نے نئی دہلی جا کر بھلائی کی راہ ہموار کی تھی اسی طرح مسٹر نہرو نے کراچی آکر اتنا ہی اہم قدم اٹھایا ہے۔

پٹیالہ اور نواحی ریاستوں میں مسلمانوں کی از سر نو آبادکاری

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ نئی دہلی ریڈیو کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پٹیالہ اور مشرقی پنجاب کی ریاستی یونین کے ان ۵۰ ہزار سے زائد مسلمانوں کو جو سنہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں ریاستوں سے چلے جانے کے باوجود بھارت میں ہی مقیم رہے ان کے اپنے علاقوں میں پھر آباد کر دیا گیا ہے۔ اور ان کے سابقہ گھر انہیں واپس دے دیئے گئے ہیں۔

پاکستانی اخبار نویسوں کا خیر سگالی وفد کلکتہ میں

کلکتہ ۲۷ اپریل۔ آل پاکستان ایڈیٹرز کانفرنس کا خیر سگالی وفد کل شام کلکتہ پہنچ گیا۔ ہوائی اڈے پر حکومت مغربی بنگال کے نمائندوں اور مقامی اخبار نویسوں نے وفد کا استقبال کیا۔ کلکتہ میں وفد کے اراکین گورنر مغربی بنگال کے مہمان ہیں۔ آج انہوں نے مغربی بنگال کے وزیر اعظم ڈاکٹر بی سی رائے سے ملاقات کی۔ کلکتہ سے وہ ڈھاکہ بھی جائیں گے۔

ٹوکیو ۲۷ اپریل جاپان کے وزیر اعظم یوشیدا نے کہا ہے کہ حکومت ان لوگوں اور جماعتوں کی سرگرمیوں کا سختی سے ۲ ستمبر تک کوئی جو روس یا امریکہ کے خلاف نفرت کا جذبہ پھیلا کر ملک کے

برطانیہ فلسطین کے الحاق کو تسلیم کرے گا

قاہرہ ۲۷ اپریل۔ مصر نے عرب لیگ سے درخواست کی ہے کہ شرق اردن کے ساتھ فلسطین کے الحاق سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس پر غور کرنے کے لئے لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس طلب کیا جائے اس امر کا انکشاف کل مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے کابینہ کے اس اجلاس کے بعد کیا جو تین گھنٹے تک جاری رہا۔ امریکہ کے سیکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر ڈین ایچسن نے شرق اردن کے اس اقدام پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر یہ الحاق فلسطین کے عربوں کی رضامندی کی بناء پر عمل میں آیا ہے تو امریکہ اس کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔ بہرحال حکومت اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے سکے بعد اس بارے میں کوئی آخری فیصلہ کیا جائیگا۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ برطانیہ غالباً اس الحاق کو رسمی طور پر تسلیم کرلیگا اور شرق اردن سے اس نے امداد کا جو معاہدہ کیا ہوا ہے اس کا اطلاق فلسطین کے الحاق کردہ علاقوں پر بھی اسی طرح ہونے لگے گا جس طرح

سر ڈکسن کی کامیابی کے امکانات پہلے کی نسبت زیادہ روشن ہو گئے ہیں

بھارت اور پاکستان کے درمیان دوستی کے نئے جذبے کا خوشگوار ردعمل

لیک سکسیس ۲۷ اپریل بھارت اور پاکستان کے درمیان دوستی اور مفاہمت کا نیا جذبہ پیدا ہو جانے سے یہاں اب ان لوگوں کا خیال بدل گیا ہے۔ جو سلامتی کونسل کے نمائندے سر اوون ڈکسن کی کامیابی کے بارے میں شبہات کا اظہار کر رہے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ سر ڈکسن نے جس بوجھ کو اٹھانے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ وہ اب یقیناً بہت ہلکا ہو گیا ہے۔ پروگرام کے مطابق وہ لیک سکسیس میں ایک ہفتہ قیام کرنے کے بعد ۳ مئی کو کراچی روانہ ہوں گے۔ لیکن جو چیزیں ان دنوں ان کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ انمیں سے ایک یہ بھی ہے کہ آیا انہیں اپنی روانگی اس خیال سے ملتوی کر دینی چاہئیے یا نہیں کہ وہ مسٹر لیاقت علی خاں سے یہاں پر ہی ملاقات کر سکیں۔ جو امریکہ کو واشنگٹن پہنچ رہے ہیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۲۸ اپریل ۱۹۵۰ء

بیماری کے اسباب و علل

مؤقر معاصر نوائے وقت "اپنے ایک فاضلانہ افتتاحیہ میں جس کا عنوان "غلط فہمی دور کیجئے" ہے رقمطراز ہے۔

"جن دنوں لیاقت نہرو ملاقات کی تجویز پہلی مرتبہ منظر عام پر آئی۔ اس زمانہ میں ہندوستان کے بعض نہایت اہم اور ذمہ دار اخباروں نے غالباً اسی حکومت کے ایما پر یہ لکھنا شروع کر دیا تھا۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے مابین مفاہمت کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ پاکستان کا ایک اسلامی مملکت ہونا ہے۔ ان اخبارات کی تحریروں کا خلاصہ اور مفہوم یہ تھا کہ پاکستان ایک مذہبی ریاست ہے اور ہندوستان ایک غیر مذہبی ریاست اور یہ بنیادی تفاوت ہی دونوں ملکوں کے مابین ہمہ گیر سمجھوتہ کی راہ میں حائل ہوگا" (نوائے وقت ۲۷ اپریل ۱۹۵۰ء)

جس معاملہ کا مؤقر معاصر نے ذکر فرمایا ہے۔ شاید اسے یاد ہوگا کہ یہ معاملہ پہلی ہی نہرو لیاقت ملاقات میں مذکور ہوا تھا۔ اسی ملاقات میں ہی پنڈت نہرو نے پاکستان کے اسلامی ریاست ہونے کا خدشہ بھی ظاہر کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ خدشہ غلط ہو یا صحیح بھارت والوں کو ہی نہیں بلکہ تمام غیر اسلامی ممالک کو ہے۔ اور اسلامی ریاست کے متعلق جو غلط فہمیاں دنیا کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ وہ اتنی مستحکم ہو چکی ہوئی ہیں۔ کہ محض یہ کہنے سے جیسا کہ معاصر نے فرمایا ہے

"اگر اسلامی نظام حکومت یا اسلامی اصولوں پر مبنی نظام حکومت سے مراد پاپائیت کی طرح تنگ نظر ملاؤں کے جاہلانہ خیالات کی اساس پر قائم حکومت ہے۔ تو اقلیتوں کو ہی نہیں خود مسلمانوں کو بھی اس سے پناہ مانگنی چاہیئے۔ لطیفہ یہ ہے کہ یہ طرز حکومت جس کو اسلام کے سر تھوپا جا رہا ہے غیر اسلامی ہے اور اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں۔ لیکن اگر اسلام سے مراد وہ دین فطرت ہے۔ جس میں ہر زمانہ میں انسان اور انسانیت کی ضروریات و مسائل کو سمجھنے اور ان کے حل کرنے کی گنجائش ہے۔ تو خود اقلیتوں کو بھی دین فطرت کے اصولوں پر مبنی حکومت کا خیر مقدم کرنا چاہیئے"۔

غیر مسلموں کے خدشات دور نہیں ہو سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ بد قسمتی سے چند گزشتہ صدیوں میں ہمارے علماء نے جو نقشہ اسلام کا بنایا ہے۔ وہ اتنا بھیانک ہے کہ ہم غیر مسلموں کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اسلامی ریاست کا نام سنکر کانپ اٹھیں خود معاصر نے بھی اس کا اعتراف اپنے مندرجہ بالا الفاظ میں کیا ہے بے شک معاصر نے جو اسلامی حکومت کا اپنا تصور پیش کیا ہے۔ وہ بالکل صحیح ہے اور ہمیں یقین ہے۔ کہ سنجیدہ مسلمانوں کا تصور یہی ہے لیکن معاصر کو بھی علم ہے کہ آجکل بھی پاکستان میں ایسے عناصر بکثرت موجود ہیں جو لا اکراہ فی الدین کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ اور اس عقیدہ پر قائم ہیں کہ اسلام کی محافظ اس کی ذاتی خوبیاں نہیں بلکہ تلوار ہے۔

بے شک حکومت پاکستان نے قرار داد مقاصد پاس کر کے ایسی بہت سی غلطیوں کا ازالہ کر دیا ہے۔ اور اسلامی ریاست کا صحیح تصور مجملاً منظر عام پر آ گیا ہے۔ لیکن پاکستان میں مقیم وہ جماعتیں جو بزعم خود سمجھتی ہیں کہ قرار داد مقاصد انہی کے مطالبات اور جد و جہد کا نتیجہ ہے۔ اسلامی ریاست کے اسی تصور سے چمٹی ہوئی ہیں جس کی مذمت اتنے پر زور الفاظ میں معاصر نے کی ہے۔ معاصر نے درست کہا ہے کہ

"اسلامی حکومتوں نے اس زمانہ میں اقلیتوں کو آزادی کے چارٹر عطا کئے۔ اور ان پر حرف بہ حرف عمل کیا۔ جب یورپ میں اختلاف عقیدہ کی سزا یہ تھی کہ مجرم زندہ آگ میں جلا دیئے جاتے تھے"۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے بلکہ اس سے بڑھ کر تاریخی حقیقت یہ ہے کہ دنیاوی حکومت کا تصور یورپ میں اسلام کے اثر سے ہی پیدا ہوا تھا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ حقیقت ہے کہ یورپ کی موجودہ مہذب ترین جمہوریتیں بھی اعتقاد کی آزادی کا وہ تصور ابھی تک نہیں پا سکیں جو قرآن کریم

(باقی صفحہ ۸ پر)

درویشوں کے اہل و عیال کا خیال رکھا جائے

وقتی امداد کے لئے امراء صاحبان میرے دفتر میں رپورٹ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

اس وقت کئی درویشوں کے اہل و عیال جو پاکستان میں ہیں مختلف قسم کی تکلیفوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اور گو بعض امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان ایک حد تک ان کا خیال رکھتے ہیں۔ لیکن بعض اس معاملہ میں پوری فرض شناسی سے کام نہیں لے رہے اور میرے دفتر میں گاہے گاہے شکایتیں پہنچتی رہتی ہیں اور عموماً یہ شکائتیں تین قسم کی ہیں (اول) عدم نگرانی کی وجہ سے بچوں کے خراب ہونے کی شکایت اور (دوم) مالی تنگی کی شکایت اور (سوم) مکان کی شکائت

ان میں سے پہلی شکایت سب سے زیادہ قابل افسوس اور قابل توجہ ہے۔ اور اس معاملہ میں امراء مقامی اور پریذیڈنٹ صاحبان کی طرف سے غفلت کا کوئی جواز بھی نہیں۔ اگر مقامی کارکن درویشوں کے بچوں کی عمومی نگرانی بھی نہیں کر سکتے۔ تو میں سمجھ نہیں سکتا۔ کہ وہ خدا کے سامنے اپنے عہدہ کے متعلق کس طرح سرخرو سمجھے جا سکتے ہیں۔ پس ہمارے دوستوں کو اس کام کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے ورنہ ایک قیمتی قومی پونجی کے ضائع جانے کا احتمال ہے۔

جہاں تک دوسری شکایت یعنی مالی تنگی کا سوال ہے۔ اس کے متعلق میرے دفتر کو لکھنا چاہیئے کیونکہ گو باقاعدہ ماہوار وظیفہ کی منظوری کا طریق عمل لمبا ہوتا ہے۔ لیکن وقتی اور عارضی امداد کے لئے میرے دفتر میں فنڈ موجود ہوتا ہے۔ اور امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق آنے پر اس فنڈ میں سے حسب گنجائش وقتی امداد دی جا سکتی ہے۔ اور کسی حد تک مخیر مقامی دوستوں کو خود بھی ثواب کمانا چاہیئے۔ باقی رہا تیسری شکائت یعنی مکان کی مشکل کا سوال سو اس کے لئے جہاں تک مقامی حالات کے ماتحت ممکن ہو کوشش کی جائے۔ اور عموماً دیہات میں ایسا انتظام مشکل نہیں ہوتا۔ تنگی کے اوقات میں دوست اور عزیز دوسروں کے ساتھ مل کر بھی گزارہ کر لیتے ہیں۔ صرف اخلاص اور قربانی کی روح کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور انشاء اللہ جب ربوہ میں مکانات بن جائیں گے تو بڑی حد تک اس شکایت کا ازالہ ہو جائے گا۔

بہرحال میں اس اعلان کے ذریعہ مقامی امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ درویشوں کے اہل و عیال کا خاص خیال رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اخوت اسلامی کا یہ ایک اہم ترین پہلو ہے اور مالی تنگی کی صورت میں وقتی اور عارضی امداد کے لئے میرے دفتر کو لکھا جائے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۷

احباب محتاط رہیں!

مولوی عبد الغفور صاحب ابن مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی عمر ۶۰ سال کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ بعض احمدی احباب یا جماعتوں میں ٹھیر کر محض ذاتی انتفاع کی خاطر بناوٹ کے طور پر ایسے کام سر انجام دیتے ہیں۔ جن سے احباب کو مغالطہ لگ جاتا ہے۔ اور ان کی امداد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور کچھ وقت کے بعد وہ از خود ہی روپوش ہو جاتے ہیں۔ اس لئے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جماعتیں اور احباب ان سے حتی الامکان محتاط رہیں۔ ناظر امور عامہ

انتخاب عہدہ داران کی رپورٹ نظارت علیا میں آنی چاہیئے

پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور اب دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے عہدیداران کے انتخاب کی فہرستیں نظارت علیا میں براہ راست آنی چاہئیں۔ نہ کہ کسی اور نظارت کی معرفت۔ اب تک جو فہرستیں موصول ہو رہی ہیں۔ ان میں سے اکثر نظارت بیت المال کے توسط سے آ رہی ہیں۔ یہ طریق صحیح نہیں۔

اسی طرح نظارت بیت المال کے انسپکٹروں کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی کسی جماعت کا انتخاب ارسال کریں۔ تو بجائے بیت المال کو بھیجنے کے نظارت علیا میں بھیجا کریں۔ اور انتخاب مطابق مطبوعہ قواعد الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۵۰ء ہونا چاہیئے۔ بصورت دیگر منظوری نہیں دی جائیگی۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تبلیغ الحق

واضح ہو کہ کسی شخص کے ایک کارڈ کے ذریعہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نسبت یہ کلمات مونہہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اس کے کہ اس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا۔ اور یزید حق پر تھا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے مونہہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں۔ مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی خیال دل میں گزرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے ورد تبرے اور لعن وطعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے۔ اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو۔ جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کرتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔ بہر حال میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے۔ وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ہے اللہ تعالےٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے۔ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تومنوا ولکن قالوا اسلمنا۔ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے۔ اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اور تقوےٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا تعالےٰ کے لئے اختیار کرتے۔ اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے۔ خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں۔ یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اسکو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا۔ اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقوےٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں۔ جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے۔ اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقوےٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں کون جانتا ہے ان کا قدر۔ مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی۔ تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی؟ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ میں سے ہے تحقیر کرتا ہے۔ یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے۔ جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے برا بھلا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے۔ اس کے عوض میں کسی برگزیدہ یا محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ ایسے موقعہ پر درگزر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ وہ لوگ اگر مجھے جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز برا نہ کہتے۔ وہ مجھے ایک دجال اور مفتری خیال کرتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنی نسبت دعوےٰ کیا۔ اور جو کچھ اپنے مرتبہ کی نسبت کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا۔ پس مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان بحثوں کو طول دوں۔ اگر میں درحقیقت مفتری اور دجال ہوں۔ اور اگر درحقیقت میں اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جو میں خدا کی وحی کی طرف ان کو منسوب کرتا ہوں کاذب اور مفتری ہوں تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں وہ معاملہ ہوگا۔ جو کاذبوں اور مفتریوں سے ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ محبوب اور مردود یکساں نہیں ہوا کرتے۔ سو اے عزیزو صبر کرو کہ آخر وہ امر جو مخفی ہے کھل جائے گا۔ خدا جانتا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں۔ مگر وہ دل جو سخت ہو گئے اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں۔ میں ان کا کیا علاج کر سکتا ہوں خدا میری نسبت اشارہ کرکے فرماتا ہے۔ کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

پس جبکہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا۔ تو اس صورت میں کیا ضرورت ہے۔ کہ کوئی شخص میری جماعت میں سے خدا کا کام اپنے گلے ڈال کر میرے مخالفوں پر ناجائز حملے شروع کرے۔ نرمی کرو اور دعا میں لگے رہو۔ اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ۔ اور زمین پر آہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔ کہ اگر تم نے اس کی جماعت کہلا کر تقوےٰ اور طہارت کو اختیار نہ کیا۔ اور تمہارے دل میں خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا۔ تو یقیناً سمجھو۔ خدا تمہیں مخالفوں سے پہلے ہلاک کرے گا۔ کیونکہ تمہاری آنکھ کھول گئی پھر بھی تم سو گئے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ خدا کو تمہاری کچھ حاجت ہے۔ اگر تم اسکے حکموں پر نہیں چلو گے۔ اور اگر اس کے حدود کی عزت نہیں کرو گے۔ تو وہ تمہیں ہلاک کرے گا۔ اور ایک اور قوم تمہارے عوض لائے گا۔ جو اسکے حکموں پر چلے گی۔ اور میرے آنے کی غرض صرف یہی نہیں کہ میں ظاہر کروں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ یہ تو مسلمانوں کے دلوں پر سے ایک روک کا اٹھانا اور سچا واقعہ ان پر ظاہر کرنا ہے بلکہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جائیں۔ اور ان کو خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا ہو جائے۔ اور ان کی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں۔ اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے۔ اور اگر مخالفت سمجھتے تو عقائد کے بارے میں مجھ میں اور ان میں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام معہ جسم آسمان پر اٹھائے گئے۔ سو میں بھی قائل ہوں کہ جیسا کہ آیت انی متوفیک ورافعک کا منشاء ہے۔ بے شک حضرت عیسےٰ بعد وفات معہ جسم آسمان پر اٹھائے گئے صرف فرق یہ ہے کہ وہ جسم عنصری نہ تھا بلکہ ایک نورانی جسم تھا۔ جو ان کو اسی طرح خدا کی طرف سے ملا۔ جیسا آدمؑ اور ابراہیمؑ اور موسےٰؑ اور داؤدؑ اور یحییٰؑ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیا کو ملا تھا ایسا ہی ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ضرور دنیا میں دوبارہ آنے والے تھے۔ جیسا کہ آ گئے۔ صرف فرق یہ ہے کہ جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ ہے۔ ان کا آنا صرف بروزی طور پر ہوا۔ جیسا کہ الیاس نبی دوبارہ دنیا میں بروزی طور پر آیا تھا پس سوچنا چاہیئے کہ اس قلیل اختلاف کی وجہ سے جو ضرور ہونا چاہیئے تھا اس قدر شور مچانا کس قدر تقوےٰ سے دور ہے۔ آخر جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم بن کر آیا ضرور تھا کہ جیسا کہ لفظ حکم کا مفہوم ہے کچھ غلطیاں اس قوم کی ظاہر کرتا۔ جن کی طرف وہ بھیجا گیا۔ ورنہ اس کا حکم کہلانا باطل ہوگا۔ اب زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے مخالفوں کو صرف یہ کہہ کر کہ اعملوا علےٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون اس اعلان کو ختم کرتا ہوں۔

والسلام علےٰ من اتبع الھدےٰ

المعلن۔ خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۵ء

تبلیغ کے متعلق ایک اہم ہدایت

خدام اس بات کو یاد رکھیں کہ دوران تبلیغ میں کبھی بھی مشتعل نہ ہوں۔ جب بھی بات کریں نرمی سے کریں۔ فریق ثانی خواہ مذاق کرے گالیاں دے دھکے دے۔ یا زد و کوب کرے مگر تمہاری جبیں پر ذرا بھی شکن پیدا نہ ہو۔ اور تمہیں ہرگز غصہ نہ آئے۔ ہمیشہ حلیم بنو۔ حلیمی، انکساری، تذلل اور ہمدردی کے جذبات اور عفو یہ وہ ہتھیار ہیں جو اس زمانہ میں تبلیغ کے جہاد کے لئے احمدیت نے تمہیں استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اپنے ہتھیاروں کو کبھی نہ بھولو۔ اگر آپ ان ہتھیاروں سے لیس ہو کر فریق مقابل کے سامنے جائیں گے تو تمہیں خوشخبری ہو کہ کامیابی و کامرانی کی دلہن تمہارے پاؤں چومے گی۔

مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ولادت۔ ملک اکبر علی صاحب واقف زندگی مینیجر مکتبہ تحریک لاہور کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے ۱۹ اپریل کو لڑکی تولد ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور نیک صالح اور خادمہ دین بنائے۔

مشکلات و مصائب کے ہجوم میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے نظارے

اٹلی میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر ایک تقریر

ربوہ ۱۴؍ اپریل ۱۹۵۰ء مجلس خدام الاحمدیہ بلاک ب کے زیر اہتمام ایک جلسہ زیر صدارت مولانا تاج الدین صاحب فاضل منعقد ہوا جس میں مکرم ملک محمد شریف صاحب مجاہد اٹلی نے "اٹلی میں احمدیت کا نفوذ" کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر کی۔

اٹلی کی آبادی ساڑھے چار کروڑ ہے۔ اس ملک میں دو جزیرے سسلی اور سارڈینیا بھی شامل ہیں۔ جن کی آبادی پچاس لاکھ ہے۔ عادات و اطوار کے لحاظ سے ہم اٹلی کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ (۱) شمالی اور (۲) مشرقی۔ مشرقی اٹلی کے لوگوں کی اخلاقی حالت شمالی اٹلی کے لوگوں سے مختلف ہے۔ ان کی عادات و اطوار اسلامی ہیں۔ ان کی رگوں میں اسلامی خون ہے۔ لیکن ان لوگوں پر زبردستی عیسائیت ٹھونس دی گئی ہے ان سے عیسائیت کی حقیقت دریافت کی جائے تو وہ اس کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے۔ عورتیں یورپین ممالک کی طرح کھلم کھلا نہیں پھرتیں شادی بغیر رضامندی والدین نہیں ہوتی۔ مرد کی اجازت کے بغیر عورتیں باہر قدم نہیں رکھتیں۔ اسلامی آثار بکثرت ملتے ہیں۔ زبان اگرچہ اٹالین ہے لیکن اس میں عربی الفاظ بکثرت ہیں۔ مشرقی اٹلی تین بڑے بڑے حصوں پر منقسم ہے (۱) کلیبا نیبا (۲) کلدریا (۳) باری۔ یہ تینوں حصے مسلمانوں کے زیر اثر رہتے ہیں اور ابھی تک لوگوں کے رسم و رواج مسلمانوں سے ملتے ہیں۔ شمالی اٹلی کا تعلق فرانس اور دیگر ممالک سے رہا ہے اور چونکہ سرحدیں ان ممالک سے ملتی ہیں۔ ان کے عادات و اطوار پر ان ممالک کا اثر پڑتا ہے۔

اٹلی میں کثرت آبادی رومن کیتھولک عیسائیوں کی ہے اور پوپ اسی ملک میں رہتا ہے۔ ایک وقت تھا جب پاپائے روم کو روحانی و جسمانی بادشاہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن آج ویٹیکن سٹی (پوپ کا شہر) کی حیثیت روم کے ایک محلہ سے زیادہ نہیں اور ویٹیکن سٹی کی حدود سے باہر پوپ کو کوئی حیثیت حاصل نہیں۔ روم میں عیسائیت دو حصوں میں منقسم ہے۔ پچھلے دنوں جب ریفرنڈم ہوا تو ابھی ملین ووٹروں میں سے ساڑھے تیرہ ملین نے پوپ کی حامی پارٹی ڈیمو کریٹک کرسچین پارٹی کے حق میں ووٹ دئیے اور ساڑھے آٹھ ملین نے کمیونسٹ پارٹی کے حق میں ووٹ دئیے اور پوپ کو یہ کہنا پڑا کہ یہ ساڑھے آٹھ ملین عیسائیت میں شامل نہیں رہے۔ ساڑھے تیرہ ملین ووٹ بھی مختلف قسم کے لالچ دے کر حاصل کئے گئے تھے اب بھی اس پارٹی میں سے بعض لوگ نکل نکل کر کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں۔

دشمن کے مقابلہ میں ہمارے ذرائع تبلیغ محدود ہیں۔ ظاہری ساز و سامان جو اس کے پاس ہے وہ ہمارے پاس نہیں۔ صرف قوت ایمان کے زور پر ہم وہاں کام کر رہے ہیں۔ خداتعالیٰ اسلام اور احمدیت کی نصرت کے سامان کر رہا ہے۔ اور زمین کو اس طرح تیار کر رہا ہے کہ اب صرف ہمیں بیج بونے کی ہی ضرورت ہے۔

ہمارا طریق تبلیغ یہ ہے کہ ہم انفرادی طور پر لوگوں کی عادات و اطوار پر غور کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ انہیں کس قسم کے امور سے دلچسپی ہے اور پھر ان کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سے دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سے گفتگو کی جاتی ہے۔ ان سے دوستانہ تعلقات پیدا کر کے اسلام کی خوبیاں اور موجودہ عیسائیت کے نقائص بیان کئے جاتے ہیں۔ جہاں بھی ہم نے تبلیغ کی ہے وہ اس رنگ میں بھی مفید ہوئی ہے کہ ان لوگوں نے ہم سے باتیں سنیں اور پھر اپنے اپنے علاقہ میں جا کر دوسروں میں ان کا چرچا کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں خداتعالیٰ نے مختلف حصوں میں احمدی دئیے اور ہر قسم کے لوگوں میں سے دئیے۔ روم میں ۲۵ احمدی ہیں فلورنس میں چونکہ میں نے جنگ کے بعد ڈیرا لگایا تھا اس میں ۱۵ احمدی ہیں۔ ان کے علاوہ اور جگہوں پر ایک ایک دو دو خاندان احمدی ہیں۔ جنیوا میں ایک عورت احمدی ہے جو ایک عرب کی بیوی تھی اور اسرار الوحی ہے۔ یہ عورت اپنے اس پیشے سے فائدہ اٹھا کر تبلیغ اسلام کر رہی ہے اس کی عمر ۷۰ سال کی ہے۔ اس نے اپنے رہائشی کمرہ میں خداتعالیٰ کی صفات عربی میں مخمل کے کپڑا پر لگا کر اور ان کے اردگرد گوٹا کناری کا کام کر کے لٹکائی ہوئی ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ میری خواہش ہے کہ میں اپنے خرچ پر پاکستان جاؤں اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا سلام عرض کروں۔

پیکارا میں ایک خاندان احمدی ہے سسلی میں جب میں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل کو چھوڑنے گیا تو یونیورسٹی کے دو طالب علم احمدی ہوئے جو بعد میں مولوی صاحب موصوف کی مدد کرتے رہے احمدی ہونے والوں میں سے بعض بیرونی ملکوں کے بھی تھے جو بعد میں اپنے اپنے ملکوں کو چلے گئے۔ مثلاً دو دوست یوگوسلاویہ کے تھے جو اٹلی میں احمدی ہوئے بعد میں وہ سیریا چلے گئے۔ اور وہاں مبادام شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ سیریا کو بھی ملے۔ اسی طرح ایک دوست بنغازی کے مفتی تھے جن کا ذکر مکرم عبدالحمید ابراہیم صاحب آفندی واقف زندگی (حال ربوہ) نے بھی کیا ہے۔

ورونا میں ایک پروفیسر صاحب کا خاندان احمدی ہے یہ دوست جو میرے پاس پہلی دفعہ تشریف لائے تو میں نے انہیں بتایا کہ نماز میں دعا کرنی چاہئیے۔ وہ نماز میں خوب روئے اور بعد میں مجھے بتایا کہ اگر رونا ہو تو خداتعالیٰ کے سامنے رونا چاہئیے۔ ایک غیر احمدی دوست نے جو ہمارے ساتھ ہی نماز پڑھنے آئے تھے کہا کہ ہمارے ہاں تو نماز میں رونے کا رواج نہیں اس پر انہوں نے کہا۔ تم نماز میں روتے نہیں یہی وجہ ہے کہ تمہارا بیڑا پار نہیں ہوتا میں نے تو ابھی دعا کی ہے اور اس کا نتیجہ پا لیا ہے یہ پروفیسر صاحب کی بیوی عیسائی تھی اور پادریوں نے ان کے بچوں کو لے جانے کا منصوبہ کیا تھا جس میں وہ ناکام ہو گئے۔ آپ نے اس غیر احمدی دوست کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ میں نے اس امر کے متعلق نماز میں دعا کی تھی اور فوراً اس کی قبولیت دیکھ لی یہ صرف احمدیت کی برکت ہے۔

اٹلی کے لوگوں کی حالت جنگ کے بعد نہایت نازک ہو گئی ہے .... لوگ بے کس و بے بس ہیں اور انہیں روز اور کھانے کو بھی نہیں ملتا۔ لیکن احمدی دوستوں کا اخلاص اور ایمان قابل ستائش ہے۔ ہمارے ایک دوست روم میں ہیں۔ میں فلورنس میں تھا۔ تنگدستی کی وجہ سے ہم دونوں ایک دوسرے کو نہیں مل سکتے تھے جب مکرم میاں عباس احمد صاحب اٹلی تشریف لے گئے تو میں نے انہیں اس دوست کا ایڈریس دیا۔ آپ اس سے ملے۔ آتی دفعہ اس نے آپ کو ایک رقعہ حضور کے نام دیا جس میں لکھا تھا۔ اے میرے آقا ہم بے کس ہیں بے بس ہیں۔ ہمارے پاس کھانے کو بھی کچھ نہیں لیکن ہمیں اس کی کچھ پروا نہیں۔ ہمارے لئے یہاں ایک دار التبلیغ بن جائے تا ہم ایک دوسرے کو مل سکیں۔ مکرم میاں صاحب نے اس کے متعلق یہ ریمارکس دئیے کہ اگر اخلاص ہو تو ایسا ہو۔

۱۹۳۸ء میں میں نے اسلامی طریق پر ایک احمدی دوست کے نکاح کا اعلان کیا تھا جس پر پادریوں نے ایک فتنہ کھڑا کر دیا۔ مسولینی تک شکایت پہنچی مجھے ۲۴ گھنٹہ کا نوٹس دیا گیا کہ اٹلی سے نکل جاؤ۔ میں برٹش سفیر کے پاس گیا۔ اس نے وزیر خارجہ اٹلی کو فون کیا۔ اس نے کہا یہ مسولینی کا حکم ہے اور ہم اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ برٹش سفیر نے کہا اگر یہ بات ہو تو اس کی تصریح کرنی چاہئیے تاہم بھی اس قسم کے قواعد اپنے ملک میں نافذ کر دیں۔ اس پر مسولینی نے کہا اچھا اب کے جانے دو۔ اس کے بعد دو دفعہ اور ایسا ہی حکم صادر ہوا۔ جس میں یہی تھا کہ آپ کی کافی مہمانی ہو چکی اب آپ تشریف لے جائیں۔ بعدہ جنگ شروع ہو گئی اور انہوں نے مجھے ساڑھے چار سال قید میں ڈال دیا۔ قید میں تبلیغی ذرائع بہت محدود تھے۔ لیکن باوجود ناساعد حالات کے تبلیغ جاری رہی دوران قید کے دنوں میں ہی ایک یوگوسلاوین دوست احمدی ہوئے۔ جو اب یونیورسٹی میں کیمسٹری کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان کا ارادہ ہے کہ مرکز میں آ کر دین سیکھیں اور یوگوسلاویہ میں تبلیغ احمدیت کریں۔ اسی طرح ایک عورت احمدی ہوئی جس سے بعد میں میں نے شادی کی اور خداتعالیٰ نے اس کے بطن سے مجھے تین بچے عطا فرمائے۔

قید خانہ میں ایک فتنہ پرداز نے میرے خلاف فتنہ اٹھایا۔ اور ڈائرکٹر کو میرے خلاف کر دیا جس جگہ پر میں نماز پڑھتا تھا۔ ایک دن اس نے وہاں کانٹے گاڑ دئیے اور مجھے وہاں [illegible] بٹھانا چاہا۔ لیکن تصرف الٰہی کے ماتحت میں اس سے فریب میں نہ آیا۔ اس کے بعد جلد ہی وہ عبرت انگیز رنگ میں ہلاک ہوا۔ اسی طرح ڈائرکٹر جیل خانہ کو آرڈر مل گیا کہ تم کام کے قابل نہیں ہو اس لئے تمہیں اس کام سے ہٹایا جاتا ہے۔ اس نشان کا پبلک پر بہت اثر تھا اور عام طور پر یہی مشہور تھا کہ جو کچھ ہوا۔ اسی شخص (یعنی [illegible]) کو [illegible] کے نتیجہ میں ہوا ہے۔

مکرم ملک صاحب نے سسلی کے شہر مسینا کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں بازار میں سے گزر رہا تھا کہ ایک فوٹوگرافر نے ایک شخص کے ذریعہ مجھے بلایا اور بیٹھنے کو کہا۔ میں بیٹھ گیا۔ اس نے چند سوالات کے بعد کہا۔ میں نے آپ کو اس لئے روکا ہے کہ میں نے اور میری ماں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ہمارے یسوع مسیح کا نشان

کا تاج پہنے کھڑے ہیں۔ ان کے سامنے ایک مشرقی طرز کا آدمی کھڑا ہے۔ جس کے چہرے پر نور برس رہا ہے۔ اس کے سر پر بڑی سی پگڑی ہے اس نے لیوع مسیح کے سر سے کانٹوں کا تاج اتار کر کہا۔ اب ٹھیک ہے؟ اس مشرقی طرز کے آدمی کے پیچھے ایک اور شخص ہے۔ جس کی موٹی موٹی آنکھیں ہیں۔ اور گول چہرہ ہے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے مجھے کہا۔ کہ یہ میرا پہلا خلیفہ ہے۔ ان دونوں کے پیچھے ایک اور شخص کھڑا تھا۔ اور وہ آپ تھے۔ اور چونکہ میں نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو بلایا ہے۔ ملک صاحب نے فرمایا۔ میرے پاس اس وقت "ٹیچنگ آف اسلام" تھی۔ میں نے اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو اس شخص کو دکھایا۔ جسے پہچان کر اس نے کہا۔ یہی وہ شخص ہے۔ جس نے لیوع مسیح کے سر سے کانٹوں کا تاج اتارا تھا۔

ملک صاحب نے مزید فرمایا۔ اس شخص نے کہا۔ مجھ پر اس خواب کا گہرا اثر ہوا ہے۔ اور عیسائیت سے بے رغبتی پیدا ہوگئی ہے۔ اور اب میں قرآن کریم کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ میں دل سے مسلمان ہوں۔ لیکن جب تک میں پوری طرح تحقیقات نہ کرلوں۔ اسلام کا اعلان نہیں کروں گا۔

مکرم ملک صاحب نے آخر میں فرمایا۔ میں علی الاعلان کہہ سکتا ہوں۔ کہ اٹلی کے احمدی افراد میں سے ایک بھی ایسا شخص نہیں۔ جس میں اخلاص نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے گا۔ جب اسلام بڑی تزک و احتشام کے ساتھ اٹلی میں قائم ہوگا۔ اور ان کو احمدیت کے جھنڈے تلے جمع کر دے گا۔ لیکن چاہیئے۔ کہ ہمارے نوجوانوں میں دینی روح پائی جائے۔ ہمارے اندر تقویٰ طہارت اور قربانیوں کی روح ہو۔ ہماری سادگی۔ تقویٰ و طہارت۔ حرکات و سکنات اور اعمال کو دیکھ کر وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں ہمیں اپنے اندر وہ تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ جس کی وجہ سے ہم دوسروں کے دلوں کو موہ لیں۔ جب تک ہم احمدیت کو عملی طور پر پیش نہیں کریں گے۔ ہم دوسروں کو احمدیت کی طرف مائل نہیں کر سکتے۔

صدر محترم نے صدارتی تقریر میں فرمایا۔ مکرم ملک صاحب نے اپنا قیمتی وقت ایسے واقعات سنانے میں لگایا ہے۔ جن سے ہمارا ایمان پہلے سے یقیناً زیادہ بڑھ چکا ہے۔ تعداد کے لحاظ سے اٹلی کے احمدی کم ہی سہی۔ لیکن موجودہ حالات میں اتنی بڑی تعداد کا اس قوت و ایمان کے ساتھ ایک ایسی جماعت میں داخل ہونا جسے کوئی طاقت حاصل نہیں۔ محض خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ خدا تعالیٰ نے احمدیت کی بنیاد رکھ دی ہے۔ لوگ اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ آپ لوگ وہاں جائیں گے۔ تو ان لوگوں کا احمدیت میں داخل کر لینا کوئی مشکل امر نہیں۔ اور یہی کسر صلیب ہے۔ جو مسیح موعودؑ کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی وفات کے بعد ایک ایسی جماعت پیدا ہوگئی ہے۔ جو کہتی ہے۔ کہ اب کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ صرف ایک انجمن کی ضرورت ہے۔ جو جماعت کا کام چلائے۔ لیکن جیسا کہ ملک صاحب نے فرمایا ہے۔ اٹلی میں ایک غیر از جماعت شخص کو خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ یہ میرا پہلا خلیفہ ہے "پہلا" کا لفظ بتاتا ہے۔ کہ خلافت کا سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ یہ لفظ تسلسل پر دلالت کرتا ہے۔ اب وہی لوگ بتائیں۔ کہ کیا یہ باتیں ہم انہیں بتا آئے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے خود دوسرے لوگوں کو اطلاع دی ہے۔ اور وہ اسی سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ سوچنے والوں کے لئے یہ عظیم الشان نشان ہے۔ دعا کے بعد جلسہ

درخواستہائے دعاء

— محترم احسن اسمٰعیل صدیقی صاحب گوجرہ بخار ضعف نمونیہ وغیرہ بیمار ہیں اور بہت کمزور ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے آمین۔ خاکسار محمد شریف گوجرہ

— خاکسار کا بچہ عزیز شاہد احمد سلمہ اللہ بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین خاکسار رشید غلام احمد سونگھڑہ

— احباب جماعت عاجز کی پریشانیوں کے دور ہونے اور کامیابی کے لئے دعا فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ عبدالغفور خاں ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی

— میرے ایک دوست مسمی بہادر خاں کی لڑکی سکینہ بی بی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ اب بفضل خدا پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالحق ناصر قائد خدام الاحمدیہ منٹگمری

— میرے والد چودھری فضل داد خانصاحب صحابی موصی سکنہ چک ۱۴۶ رکھ برانچ ضلع لائلپور مورخہ ۳/۴/۵۱ فوت ہو کر ربوہ میں مدفون ہوئے ہیں۔ ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر نور احمد میڈیکل آفیسر شفاخانہ چک ۳۵ لائلپور

— عرصہ ڈیڑھ ماہ سے خاکسار کی لڑکی امۃ اللہ بیگم بخار اور شدید کھانسی سے بیمار چلی آتی ہے اور بہت لاغر ہوگئی ہے اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں نیز خاکسار کا لڑکا حفیظ الرحمٰن کو بھی شدید کھانسی ہے صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

عبدالرحمٰن انور از ربوہ

دارالافتاء ربوہ

سوال:۔ زید نے اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا۔ کیا بالغ ہونے کے بعد اس لڑکی کو خیارِ بلوغ حاصل ہے۔ کیا جماعت احمدیہ حنفی طریقِ فقہ کی قائل نہیں؟

الجواب:۔ نابالغہ کے نکاح کی صورت میں اسے خیارِ بلوغ بہرحال حاصل ہے۔ چاہے یہ نکاح اس کے والد نے پڑھایا ہو۔ یا کسی اور نے۔ شریعت نے اسے جو حق دیا ہے۔ وہ کسی صورت میں بھی زائل نہیں ہو سکتا۔ نکاح کا تعلق اسکی زندگی سے ہے۔ اس لئے اسکی اجازت اور اس کے اختیار کو اس میں بہرحال دخل حاصل ہوگا۔ کیونکہ بالغ ہونے کی حالت میں جو حق اسے حاصل ہوتا ہے۔ وہ اس عمر کو پہنچنے سے پہلے کسی کارروائی سے باطل نہیں ہو سکتا۔ نابالغی کی حالت کا نکاح صرف اس قدر حیثیت رکھتا ہے۔ کہ ولی نے اپنے حق اور اختیار کو جو اسے حاصل ہے۔ استعمال کیا ہے لیکن نکاح کی تکمیل کے لئے جہاں ولی کی اجازت ضروری ہے۔ وہاں جس کا نکاح ہو رہا ہے۔ اس کی رضامندی بھی ضروری ہے۔ اور اسکی رضا کا معاملہ اس وقت تک ملتوی رہے گا۔ جب تک کہ وہ بالغ ہو کر صاحب اختیار نہیں ہو جاتی۔ ایک ایسا ہی معاملہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں پیش ہوا۔ تو آپ نے لڑکی کو رضامندی کے حق کے استعمال کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔

ان جاریۃ بکرًا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (منتقی جلد ۲ ص۵۰۸ بحوالہ ابوداؤد و مسند احمدؒ)

یعنی ایک کنواری لڑکی آپ کے پاس آئی۔ اور شکایت کی۔ کہ اس کے والد نے اسکی مرضی کے خلاف اس کا نکاح کر دیا ہے۔ اس پر حضور نے اسے اختیار دیا۔ کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو رہنے دے۔ اور چاہے تو الگ ہو جائے۔ اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ عورت کو خیار بلوغ حاصل ہے۔ البتہ اس حق کا استعمال قاضی کے سامنے اپنے حالات بیان کر کے اسکی اجازت سے ہونا چاہیئے۔ عدالت یا قضاء کو واسطہ بنائے بغیر اس حق کی بناء پر کوئی عورت نکاح سے آزاد نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ولی کو جو حق حاصل ہے۔ اسے واقعات کی بناء پر جج یا قاضی ہی بے اثر قرار دے سکتا ہے۔ کوئی دوسرا اس حق کو چھین نہیں سکتا۔

جماعت احمدیہ حنفی طریقِ فقہ کی قائل ہے۔ لیکن صرف انہی مسائل میں جن کے متعلق قرآن مجید یا احادیث سے تصریح نہ ملتی ہو۔

سوال ۲:۔ کیا نابالغہ کا نکاح از روئے شریعت جائز ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ یہ نکاح نزول آیاتِ نکاح سے پہلے کا ہے۔ نیز قرآن مجید نے صرف نکاح کو ہی بلوغت کی حد قرار دیا ہے۔

الجواب:۔ نابالغ کا نکاح از روئے شریعت جائز ہے۔ خصوصاً جبکہ نکاح پڑھانے والا اس کا باپ ہو۔ علمائے امت کا اس پر اتفاق ہے۔ اور امت کے اتفاق اور اجماع کو بجائے خود شرعی مسائل میں ایک بنیادی دلیل تسلیم کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت عائشہ رضؓ کے نکاح والی حدیث کے علاوہ قرآن کریم کی آیت فان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامٰی فانکحوا ما طاب لکم من النساء بھی اس اجماع کی صحت پر دال ہے۔ کیونکہ یتیم کا لفظ عربی زبان میں صرف نابالغہ پر ہی بولا جا سکتا ہے۔ لیکن اس نکاح کا مفہوم وہی ہے۔ جس کی تشریح پہلے سوال کے جواب میں بیان ہو چکی ہے۔ ولی اور منکوحہ دونوں کو اپنی اپنی جگہ شریعت کی طرف سے بعض حقوق حاصل ہیں۔ اور اس کا استعمال ہر ایک اپنے وقت پر کر سکتا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں نکاح کو بلوغ کی حد قرار دیا ہے۔ وہاں نکاح کا مفہوم وطی ہے۔

سوال ۳:۔ کیا چچوں کی موجودگی میں یتیم پوتا دادا کی وراثت سے محروم ہے؟

الجواب:۔ امت کے تمام فقہاء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ دادا کی موجودگی میں اگر اس کا بیٹا اولاد چھوڑ کر فوت ہو جائے۔ تو دادا کے مرنے پر چچوں کی موجودگی میں یہ پوتے دادا کی وراثت سے محروم ہو جائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اس کے بعد کے علماء نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ اور اس وقت تک جماعت احمدیہ کا مسلک بھی اسی کے مطابق ہے۔ البتہ اس مسئلہ کے بعض پہلو زیر تحقیق ہیں۔ لیکن کسی ایک عالم کا فتویٰ اس میں کسی قسم کی تبدیلی کی صلاحیت نہیں رکھ سکتا۔ عملی تبدیلی کے لئے جماعتی فیصلہ ضروری ہے۔

سوال ۴:۔ کیا رہن سے فائدہ اٹھانا جائز ہے؟

الجواب:۔ زمین رہن لینا جائز ہے۔ البتہ اس سے استفادہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ رہن باقبضہ ہو۔ اور اس پر قبضہ رکھنے اور اسکی بقاء و درستی کے لئے اسے خرچ کرنا پڑتا ہو۔ حدیث میں آتا ہے۔ الظھر یرکب بنفقتہ اذا کان مرھونًا ولبن الدر یشرب اذا کان مرھونًا (کشف الغمہ جلد ۲ ص۲۲)

یعنی سواری کا جانور یا دودھ دینے والا جانور اگر رہن میں لیا ہوا ہو۔ اور مرتہن کو اس پر خرچ کرنا پڑتا ہو۔ تو وہ اس کے عوض میں اس پر سوار ہو سکتا ہے۔ اس کا دودھ پی سکتا ہے۔ اس حدیث کی بناء پر جماعت احمدیہ کا فتویٰ یہی ہے۔ کہ رہن سے استفادہ مذکورہ شرائط کے مطابق جائز ہے۔ حنفی علماء کے نزدیک بھی اگر راہن اجازت دیدے۔ تو استفادہ جائز ہے۔ لیکن راہن کو ہی ٹھیکہ یا مزارعت پر دیکر اس سے معاوضہ وصول کرنا تقویٰ کے خلاف ہے۔

جماعت احمدیہ کی کامیابی کا راز

جب کہ جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منہاج نبوت پر بھیجا ہے۔ اور یہ کہ جماعت احمدیہ اس لئے قائم کی گئی ہے۔ کہ وہ سابقہ الٰہی جماعتوں کی طرح اعلاء کلمۃ الحق میں دن رات مصروف ہو۔ اور ظلمتکدوں میں ایڑیاں رگڑنے والے انسانوں تک احمدیت کا حیات بخش پیغام پہنچائے۔ تو پھر یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ ابھی تک بعض احمدی دوستوں نے اپنے فرض منصبی کو سمجھا ہی نہیں۔ اور اگر سمجھا ہے۔ تو غفلت کے باعث اس کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔

جو لوگ اپنے فرائض سے غافل ہوں۔ اُن کے لئے کبھی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمت و برکت کا دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ روحانی انعامات کے ہمیشہ وہی لوگ وارث ہوا کرتے ہیں۔ جو اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کا واقعہ بطور عبرت کے بیان کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہود بوجہ الٰہی احکامات سے روگردان ہونے کے کس طرح افضال الٰہی سے محروم ہو گئے ہیں۔ اور کامیابی و کامرانی ان سے کہیں دور ہو گئی۔ برعکس اس کے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کے حالات پڑھو کہ کس طرح انہوں نے قلیل عرصہ میں ہی بحر و بر میں اپنا تسلط جما لیا اور فتح و کامرانی اُن کے قدم چومنے لگی۔ اور بڑی بڑی سرکش طاقتیں ان کے سامنے سرنگوں ہونے لگیں۔

پس آج بھی اگر جماعت احمدیہ چاہتی ہے۔ کہ اس کو اپنے مقاصد میں نمایاں غلبہ اور کامیابی حاصل ہو تو اس کا واحد ذریعہ تبلیغ احمدیت ہی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیت کی ترقی کے پیش نظر جماعتوں کو تلقین فرمائی ہے۔ کہ وہ یہ عہد کریں۔ کہ جماعت کا ہر فرد سال میں ایک ایک احمدی بنائے گا۔ اگر اس تحریک پر ہر احمدی لبیک کہے۔ تو اس کے عظیم الشان نتائج نکل سکتے ہیں۔ اور وہ وقت بالکل قریب آ سکتا ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ تمام جھوٹی ملتیں ہلاک ہوں گی۔ اور اسلام کا پرچم اکناف عالم میں لہراتا نظر آئیگا۔

بالآخر عرض ہے۔ کہ جن دوستوں نے تاحال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے سال میں ایک ایک احمدی بنانے کا وعدہ نہیں کیا۔ انہیں جلد از جلد وعدہ کرنا چاہیئے۔ اور اس کی اطلاع جس قدر جلد ہو سکے۔ دفتر بیعت ربوہ ضلع جھنگ کو دینا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تمام دوستوں کو وعدہ کرنے اور اُسے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

انچارج بیعت ربوہ

سکھوں میں تبلیغ اسلام کا نادر موقعہ

احباب کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے سکھوں میں تبلیغ اسلام کے لئے گورمکھی میں ماہوار رسالہ جاری کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ اس وقت اس رسالہ کے تین نمبر ٹریکٹوں کی صورت میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ مشرقی پنجاب کے اہل علم سکھ طبقہ نے اس رسالہ کو بہت پسند کیا ہے۔ اب اس کا چوتھا نمبر عنقریب شائع ہوگا۔ جس میں مشرقی پنجاب سے شائع شدہ گورمکھی کتاب سنسار دھارمک اتہاس کے ان اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جو اس میں احمدیت اور اسلام پر کئے گئے ہیں۔ یہ ٹریکٹ علیحدہ بھی شائع کیا جائیگا۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی طرف سے اور اپنی جماعتوں کی طرف سے اس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ سکھوں میں پھیلانے کی کوشش فرمائیں۔ سالانہ قیمت چار روپے ہے۔ ہندوستان کے دوست اس رسالہ کے لئے ہر قسم کی امدادی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام اور پاکستان کے دوست صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام بحساب رسالہ گورمکھی بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تبلیغ ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جس سے ہم لوگوں کے دلوں کو فتح کر سکتے ہیں۔

(مینیجر رسالہ گورمکھی ربوہ ضلع جھنگ)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

افریقہ میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ اسلام کی روزافزوں ترقی

۵۴ اشخاص آغوش اسلام میں۔ ایک ہزار میل کا تبلیغی سفر۔ ساٹھ لیکچر

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی ماہ فروری کی تبلیغی رپورٹ!

(از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر جنرل سیکرٹری گولڈ کوسٹ مشن)

سرزمین گولڈ کوسٹ میں ماہ فروری کے دوران میں ۷۰ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ ۶۰ لیکچر دیئے گئے۔ تین ہزار سامعین ان لیکچروں میں شامل ہوئے۔ قریباً ۳۵۰ اشخاص تک بذریعہ پرائیویٹ ملاقات پیغام حق پہنچایا گیا۔ ۵۴ نو مبائعین سلسلہ عالیہ میں شامل ہوئے۔ ایک ہزار میل سے کچھ زیادہ سفر بذریعہ لاری اور پیدل کیا۔

مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کو کیپ کوسٹ تبدیل کیا گیا۔ وہ وہاں شامیوں میں تبلیغ کرتے رہے وہاں کے اخبار کے ایڈیٹروں سے انہوں نے ملاقات کی اور دو مضامین شائع کئے۔ لوکل اخبارات کے علاوہ سیرالیون کی اخبارات میں ان کے بعض مضامین شائع ہوئے۔ ایک عیسائی پادری کے ساتھ بھی انہیں تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ ملک احسان اللہ خان صاحب گولڈ کوسٹ کے شمالی علاقہ میں فریضہ تبلیغ سرانجام دیتے رہے انہوں نے چار پبلک لیکچر دیئے۔ جماعت کی تنظیم کے علاوہ وہ مقامی سکول اور کالج میں بغرض تبلیغ تشریف لے جاتے رہے۔ اور ہر اتوار کو بعض طلباء انہیں ملنے گھر پر بھی آیا کرتے۔ ۲۴ میل کے قریب انہوں نے سائیکل پر سفر طے کیا۔ بعض عیسائیوں کو اُن کے گھروں میں جا کر تبلیغ کرتے رہے۔

مولوی عطاء اللہ صاحب عرصہ زیر رپورٹ میں این اور اکومفی سرکٹوں میں کام کرتے رہے انہوں نے ۲۴ گاؤں کا دورہ کیا۔ قریباً ہر گاؤں میں تربیتی لیکچر احباب جماعت کے سامنے دیتے رہے۔ بعض غیر احمدیوں کو بھی تبلیغ اور ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔ مولوی صاحب موصوف نے تمام سفر پیدل طے کیا۔

خاکسار باقاعدہ روزانہ قرآن مجید کا درس سالٹ پانڈ دیتا رہا۔ مبلغین کلاس کو بالالتزام اسباق دیئے جاتے رہے۔ جملہ دفتری خطوط کے جوابات دیئے گئے۔ محکمہ تعلیم سے آمدہ خطوط و سرکلرز کے مطابق احمدیہ مدارس میں کام ہوتا رہا۔ تمام احمدیہ سکولز کی حتی الامکان احسن طور پر نگہداشت ہوتی رہی۔ احمدیہ سنٹرل مسجد کی عمارت جو کہ زیر تعمیر ہے۔ اُس کی نگرانی کے لئے ہر روز جاتا رہا۔ مجلس عاملہ کے جملہ سیکرٹریان کو ان کے کام کے متعلق ہدایات دی جاتی رہیں۔ عندالضرورۃ وقتاً فوقتاً مجلس کے اجلاس بھی منعقد ہوتے رہے۔ اہالیان سالٹ پانڈ کے سامنے ایک پبلک لیکچر بھی دیا۔ جماعتی کاموں کی سرانجام دہی کے لئے دو بار کیپ کوسٹ ایک دفعہ Essiam اور ایک بار کمالی سفر پر جانا پڑا۔ کم و بیش ۲۷۵ میل سفر بذریعہ لاری طے کیا۔ احمدیہ انفنٹ سکول سالٹ پانڈ میں ایک شادی کی تقریب پر خطبہ نکاح پڑھا جو کہ بہت ہی پسند کیا گیا۔ سامعین میں سے احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی اور عیسائی دوست بھی تشریف فرما تھے۔

مولانا نذیر احمد صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ روزانہ مسجد احمدیہ میں درس قرآن کریم دیتے۔ اور احباب جماعت کو صداقت احمدیت کے دلائل سکھلاتے رہے۔ جملہ انتظامیہ امور کے متعلق سالٹ پانڈ ہدایات بھجواتے رہے۔ ایام زیر رپورٹ میں آپ نے ۹۰۵ میل سفر کیا۔ ایک بار سالٹ پانڈ تشریف لائے۔ اور مجلس عاملہ کے تین اجلاسوں کی صدارت کی۔ ایک بار اشانٹی تشریف لے گئے۔ جہاں ارد گرد کی جماعتوں کا تربیتی جلسہ کیا۔ کالج فنڈ کے لئے ۴۰ پونڈ چندہ جمع کیا۔ ایک بار کیپ کوسٹ گئے۔ اور ایک احمدی کی وصیت کے ضمن میں ہائیکورٹ میں پیش ہوئے۔ کماسی کے ہفتہ واری تبلیغی جلسوں میں افریقن احمدیوں کے علاوہ آپ بھی لیکچر دیتے رہے۔ جن میں سے ایک سو سے دو سو تک حاضری ہوتی رہی۔ مغربی افریقہ اور صحرائے اعظم کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مسلمان کثرت سے کماسی میں مستقل یا عارضی طور پر بود و باش رکھتے ہیں۔ آپ روزانہ بعد عصر ان لوگوں میں انفرادی تبلیغ کے لئے جاتے رہے۔ جو بعض اوقات مباحثہ یا لیکچر کا رنگ اختیار کر لیتی۔ ایک عالم الحاج عیسیٰ ابن المحسن نے جو فرانسیسی علاقہ کے رہنے والے ہیں۔ احمدیت قبول کی۔ مجھے بھی کماسی میں الحاج عیسیٰ کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ کماسی میں غیر احمدیوں کو عموماً عربی میں تبلیغ کی جاتی ہے۔

بفضلہ تعالیٰ ۳۰ جنوری سے پہلے کماسی میں احمدیہ کالج کھول دیا ہے۔ جس میں سردست سٹینڈرڈ ۷ کیمبرج اور لنڈن میٹرک تک کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے جناب ڈاکٹر سید صغیر الدین صاحب بی۔ اے آنرز پی۔ ایچ۔ ڈی نہایت قابلیت سے پرنسپل کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ دو افریقن ٹیچر ان کی مدد کے لئے لگائے گئے ہیں۔ طلباء کی تعداد ۶۰ ہے۔ تین ایجوکیشن آفیسر کالج کا معائنہ کر چکے ہیں۔ ٭

٭ جماعت ہائے گولڈ کوسٹ۔ کالج فنڈ کے لئے دس ہزار پونڈ جمع کرنے کا وعدہ کیا ہے جو دو تین سال میں جمع ہوگا۔ ایک ہزار پونڈ کے قریب جمع ہو چکا ہے جو کالج کے ابتدائی اخراجات پر صرف ہوا ہے۔

تمام احباب کرام کی خدمت میں گولڈ کوسٹ مشن کی ترقی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

درخواست دعا:۔ میرا چھوٹا بھائی اور امی جان بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
لطیف احمد جماعت ہشتم چشتیہ ہائی سکول لاہور

زوال غازی

تو مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

کابل افغانستان کے محمد زئی خاندان نے بیکس احمدیوں پر جو ظلم کئے اور جس طرح ان کو قتل و رجم کر کے ملاؤں کے فتنہ سے اپنی سلطنت کو بچانا چاہا۔ اور اس ظلم عظیم کا جو نتیجہ نکلا وہ موجودہ زمانہ کا ایک عبرت ناک واقعہ ہے۔ امیر عبدالرحمن دس پندرہ سال مفلوج اپاہج رہ کر غضب الٰہی میں گرفتار ہوا سسک سسک کر مرا۔ امیر حبیب اللہ اور کا بھائی نصر اللہ جنہوں نے حضرت مولوی زادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کو سنگسار کرایا۔ اپنے بھائی بندوں کے ہاتھ ہلاک ہوئے۔ بلکہ نصر اللہ خاں تو امان اللہ کے ہاتھ سے قتل ہو کر اپنے کیفر کردار کو پہنچا۔ امان اللہ خاں اور اس کے بھائی عنایت اللہ خاں نے افغانستان سے بھاگ کر اپنے آپ کو بچا لیا لیکن ان کی سلطنت بچہ سقا کے ہاتھوں پامال ہو گئی۔

عزیز ہندی مؤلف کتاب "زوال غازی" جو خود کابل میں دس سال تک رہا۔ امان اللہ خاں کی تباہی کو بچشم خود دیکھا۔ ساڑھے چار سو صفحات کی کتاب میں ان سب واقعات کو لکھا ہے جن قاضی عبدالرحمن نے حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ کے سنگسار کرانے میں اہم پارٹ ادا کیا تھا۔ اس کو بچہ سقا نے بند بند کاٹ کر مردار کیا۔ الغرض یہ کتاب چشم دید حالات عبرتناک مرقع ہے اور طاعون کے ظلم اور پھر ان کے کیفر کردار تک پہنچنے کی نصیحت آموز داستان حجم ۴۵۶ صفحے قیمت تین روپیہ

حکیم محمد عبداللطیف، شاہد تاجر کتب ۱۳ مین بازار گوالمنڈی لاہور سے مل سکتی ہے۔

موصی صاحبان و سکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ

تمام موصیان کو اپنا یا اپنی جماعت کا چندہ حصہ آمد داخل خزانہ کرتے وقت کوشش کر کے نمبر وصایا بھی اندراج فرمانے چاہئیں — بعض موصیان کو اپنا یا اپنی جماعت میں سے بعض دوستوں کے نمبر وصیت کا علم نہ ہو۔ دفتر ہذا سے نام مع ولدیت و سکونت تحریر کر کے دریافت فرما لینا چاہیئے۔ (سیکرٹری دفتر وصیت ربوہ)

درخواستہائے دعا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم میری پہلی بچی کا نام امۃ الکریم تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ مولود کے خادمہ دین بننے کے لئے نیز درازی عمر کے لئے دعا فرماویں۔ (خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی)

(۲) میری بھتیجی خالدہ نے اس سال مڈل کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں (خاکسارہ امۃ الحفیظ مہاجر گجرات)

(۳) میں بعارضہ تپ دق عرصہ ایک سال سے علیل ہوں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ بخشے میں ایک غیر احمدی ہوں اور احمدیت کا لٹریچر مطالعہ کر رہا ہوں۔

(محمد حبیب حسین آسی گورنمنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ریم سالی ضلع راولپنڈی)

(۴) میری اہلیہ صاحبہ اچانک سخت بیمار ہو گئی ہیں۔ احباب اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (چوہدری منظور احمد آف دار الرحمت قادیان حال ہڑپہ ضلع منٹگمری)

(۵) سیکنڈ ایر کے طلباء کا فائنل امتحان ۵ مئی کو شروع ہونے والا ہے۔ لہذا تمام احمدی احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہم تمام احمدی طلبا کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سید انوار احمد شریفی قائد مجلس خدام الاحمدیہ گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول ضلع گجرات

---

(۵) یہ ایف۔ اے ایف۔ ایس سی تان میڈیکل کے یونیورسٹی امتحان میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تمام احمدی احباب سے شاندار کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (خاکسار فضل الرحمن واقف زندگی)

پاکستان اور بھارت میں دوستانہ تعلقات بہت ضروری ہیں

لاہور ۲۷ اپریل۔ پاک و بھارت کے عوام کے مفاد کے پیش نظر یہ بہت ضروری ہے کہ ان دونوں ملکوں میں باہمی تعاون اور دوستی کے تعلقات قائم ہوں اور اس طرح یہ دونوں ایک عالمی امن اور تعاون کے سلسلہ میں امداد کریں۔

یہ ہیں وہ الفاظ جو مغربی پنجاب کے گورنر سردار عبد الرب نشتر نے ہندوستان و پاکستان کی دوستی کی ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر لکھن پال سے کہے لکھن پال نے کل شام ان سے ملاقات کی تھی۔

گورنر پنجاب نے مسٹر لکھن پال کو یقین دلایا کہ پنجاب کے ہر فرد نے نہرو لیاقت معاہدہ کی حمایت کی اور یہاں کا ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ ان دونوں ہمسایہ ملکوں میں دوستی اور تعاون کے بہترین تعلقات قائم ہو جائیں اس معاہدے نے دونوں ملکوں میں ایک نئی فضاء پیدا کر دی ہے اور یہ موقعہ بہم پہنچا دیا ہے کہ دونوں ملک اپنے تمام اختلافی مسائل کو صلح جویانہ جذبہ سے حل کر لیں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان آئین ساز اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد مقاصد تمام پاکستانی شہریوں کے بلا لحاظ مذہب و ملت نسل و عقیدہ تمام حقوق کی مساویانہ طور پر ضامن ہے۔ انہوں نے اس ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں کو سراہا اور یہ امید ظاہر کی کہ اسی طرح کی ایک ایسوسی ایشن لاہور میں بھی قائم کی جائے گی۔

لیبر حکومت پانچ ووٹوں سے جیت گئی

لنڈن ۲۷ اپریل۔ دوسری دفعہ برطانوی لیبر حکومت دارالعوام میں بجٹ کے دوران میں دو مرتبہ صرف پانچ ووٹوں سے بچ گئی۔ انہوں نے قدامت پسندوں کو پہلے موقعہ پر ۲۹۹ کے مقابلہ میں ۳۰۴ ووٹوں سے شکست دی تھی۔ اگر قدامت پسند کامیاب ہو جاتے تو حکومت کو استعفیٰ دینا پڑتا اور ممکن تھا کہ عام انتخابات دوبارہ ہوتے۔ اس دفعہ پھر حکومت اسی اکثریت سے بچ گئی۔ اس مرتبہ قدامت پرستوں نے اور یوں پر $33\frac{1}{3}$ فیصدی عائد کردہ ٹیکس پر حکومت کو چیلنج کیا تھا۔

حکومت پنجاب سزائے موت کی تنسیخ کے خلاف ہے

لاہور ۲۷ اپریل۔ حکومت پنجاب قاتلوں کو سزائے موت کی تنسیخ کے خلاف ہے۔ اتحادی قوموں نے ستر نکات پر مشتمل ایک سوال نامہ دنیا بھر کی حکومتوں کو بھیجا تھا کہ وہ سزائے موت کی منسوخی کے متعلق اپنی رائے دے

حکومت پنجاب کو یہ سوال نامہ حکومت پاکستان کی معرفت آیا تھا۔ حکومت پنجاب کا کہنا ہے کہ اس سزا کو منسوخ کرنا مفاد عامہ کے خلاف ہو گا۔

مسٹر غلام محمد کی سر اسٹیفورڈ کرپس سے ملاقات

لنڈن ۲۷ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے برطانوی وزیر خزانہ سر اسٹیفورڈ کرپس سے دارالعوام میں منگل کے روز نجی ملاقات کی۔ یہاں یہ خیال ہے کہ دونوں نے اس ملاقات میں عام مالی اور اقتصادی صورت حال پر گفت و شنید کی معتبر ذرائع کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس ملاقات میں ان حالیہ تجاویز پر گفت و شنید نہیں کی جو برطانیہ نے امریکہ کے سامنے پیش کی ہیں۔ کہ وہ بھارت۔ پاکستان اور جنوب مشرقی ایشیاء میں برطانوی مالی ذمہ داریوں کے حصہ کی ادائیگی اپنے ذمہ لے لے۔

قحبہ خانوں کی روک تھام کیلئے قانون میں ترمیم

لاہور ۲۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب امپورل ٹریفک ایکٹ کو صوبہ بھر میں نافذ کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ یہ ایکٹ پہلے صرف لاہور میں نافذ تھا۔ اس اقدام پر اس لئے غور کیا جا رہا ہے کیونکہ صوبہ میں قحبہ خانوں کی زیادتی ہو گئی ہے۔

حکومت موجودہ قانون کی چند خامیوں کو بھی دور کرنے کے متعلق سوچ رہی ہے کیونکہ اس کے تحت قحبہ خانے چلانے پر سزا نہیں دی جا سکتی تھی۔ یہ ترمیم اس قانون کو وسیع اور زیادہ بااثر بنانے کے لئے کی جائے گی۔

فیڈرل پبلک کمیشن کے ممبر کی وفات

کراچی۔ پاکستان فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ممبر عبد الغفور خان آج یہاں ساڑھے سات بجے وفات پا گئے۔ خان مذکور جو بڑے اچھے کھلاڑی تھے۔ کراچی کلب میں ٹینس کا ایک میچ دیکھ رہے تھے ایک کھلاڑی نے ان سے درخواست کی کہ وہ بھی کھیل میں شریک ہو جائیں۔ اس پر جب وہ اپنا ریکٹ لینے کے لئے کرسی پر بیٹھے بیٹھے گھومے تو اپنی جگہ سے گر پڑے اور پانچ منٹ میں دل کی حرکت بند ہو جانے سے انتقال کر گئے ان کی عمر ۴۵ سال کی تھی۔ کل صبح ان کی میت ان کے وطن صوبہ سرحد کے ضلع مردان کو لے جائی جا رہی ہے۔

لنڈن ۲۷ اپریل۔ لنڈن کے ایک جج نے سفارش کی ہے کہ پولیس کے ایک کتے لوکی کو جس نے ایک چور کے کوٹ کے آستین پکڑ کر اسے گرفتار کرا لیا تھا۔ کم از کم سراغ رساں انسپکٹر کے درجہ تک ترقی دے دینا چاہیئے۔ (دستار)

بقیہ صفحہ ۲

نے پیش کیا ہے۔ ہم اس کی وضاحت انشاء اللہ پھر کبھی کریں گے۔ اس وقت ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ شاید معاصر کو علم نہیں۔ کہ اس پاکستان میں ہی آج بھی ایسے علماء کہلانے والے لوگ بکثرت موجود ہیں۔ جو اختلاف عقائد پر مجرم کو سنگسار کرنا اسلام کی محافظت کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ علماء کہلانے والے معمولی درجہ کے ملانے نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو زمانے کے عظیم شارحین اسلام سمجھے جاتے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے پیچھے جماعتیں لگا رکھی ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ تمام دنیا پر بزور شمشیر حکومت الہیہ قائم کرنا ہی صالحین کی جماعت کا منتہائے مقصود ہے

یہ متشددانہ لٹریچر بازاروں میں عام فروخت ہوتا ہے۔ مفت تقسیم کیا جاتا ہے اس عقیدہ کا پراپیگنڈہ کانفرنسوں اور جلسوں میں اشتعال انگیز تقریریں کر کے کیا جاتا ہے۔

ایسی صورت میں ہم نہیں سمجھتے کہ محض قرارداد مقاصد میں اسلامی ریاست کی صحیح مگر اجمالی وضاحت یا دبی زبان میں صحیح تصور کا ذکر کبھی کبھی اخبار میں کر دینے سے غیر مسلموں کے دل سے وہ غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ جو صدیوں سے ان کے دلوں میں مستحکم ہو چکی ہے۔ اسلامی ریاست کی پر امن اور بے آزار محبت کا خوشکن آئندہ ذکر ہم نے بہت مدت کے بعد معاصر کے قلم سے دیکھا ہے۔ اس کو نقار خانہ میں طوطی کی آواز سے زیادہ کیا کہا جا سکتا ہے اور غیر مسلم ہمسایہ ملک کے باشندوں کے دل سے اسلامی ریاست کے وہ خطرے اس ناتواں آواز سے کس طرح نکل سکتے ہیں۔ جن کی پرورش صدیوں سے ہوتی چلی آئی ہے۔ اور بلا روک ٹوک اب بھی ہوتی چلی جاتی ہے۔

ہم معاصر کی اس رائے کی بھی تائید کرتے ہیں کہ پاکستان کے اکابر کو پاکستان میں اسلامی ریاست کے قیام کے متعلق اظہار میں جرأت سے کام لینا چاہیئے اور احساس کمتری کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن اس ضمن میں اہم سوال تو یہ ہے کہ یہ احساس کمتری کیوں پیدا ہوا اور اس بیماری کا علاج کیا ہے؟ ہم نے اس کے اسباب و علل کا کچھ ذکر اوپر کر دیا ہے جب تک ان اسباب و علل کا قلع قمع نہ کیا جائے گا۔ احساس کمتری کی بیماری کبھی بڑھتی جائے گی۔ کم نہیں ہو گی۔

کیا کوئی شخص ایسے حالات میں کہ سٹیج سے اور لٹریچر سے تو ملک کے طول و عرض میں اشتعال انگیز پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہو کہ کا فرو مرتد ہے۔ اور اسلام میں کا فر کی سزا سنگساری ہے اور جس طرح امیر امان اللہ نے احمدیوں کو افغانستان میں سنگسار کیا تھا اسی طرح یہاں بھی کیا جائے۔ کیا جب تک مودودی صاحب کا رسالہ جہاد فی سبیل اللہ اور مولوی شبیر احمد صاحب کا متروک رسالہ الشہاب از سر نو شائع کر کے کثرت سے فروخت ہو رہے ہوں۔ کوئی شخص یہ امید کر سکتا ہے کہ ہمارے اکابر کا احساس کمتری معدوم ہو جائے گا۔ آخر ہمارے اکابر کس برتے پر اسلامی ریاست کا اعلان کریں پنڈت نہرو یا کوئی اور غیر مسلم مودودی کی تحریریں اور رسالہ الشہاب کا اقتباس سامنے ہر وقت پیش کر سکتے ہیں اور ان اور تحریروں کو پیش کر سکتے ہیں۔ جو ہر دلعزیز علماء اور نقاشان پاکستان کے نام سے منسوب ہیں۔

سوال یہ ہے کہ حکومت پاکستان نے ایسے پراپیگنڈہ کے روکنے کے لئے اب تک کیا اقدام کیا ہے۔ محض قرارداد مقاصد پاس کر دینا اور اس کی توضیح و تشریح شاندار الفاظ میں کر دینا تو کافی نہیں ہو سکتا۔ جب قرارداد مقاصد کی دفعات ... اور تحریری خلاف ورزی ملک بھر میں ڈنکے کی چوٹ کی جا رہی ہے۔

صرف اردو پاکستان کی قومی زبان بن سکتی ہے

راولپنڈی ۲۷ اپریل۔ مقامی ... حلقوں نے مسٹر زاہد حسین کے اس حالیہ مشورہ پر سخت تنقید کی ہے۔ کہ عربی کو پاکستان کی قومی زبان بننا چاہیئے۔

بزم اقبال کے سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ صرف اردو ہی پاکستان کی قومی زبان بن سکتی ہے یہ اعزاز کسی دوسری زبان کو دینے کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ (اسلام)

علی نصر پشاور روانہ ہو گئے

راولپنڈی ۲۷ اپریل۔ ایرانی سفیر متعینہ پاکستان، ہز ایکسی لینسی سید علی نصر جو ۲۳ اپریل کو لاہور سے یہاں پہنچے تھے۔ کل شام کو پشاور روانہ ہو گئے۔ توقع ہے کہ موصوف چار دن پشاور میں قیام کریں گے۔ جس کے بعد وہ صوبہ کے دوسرے مقامات کے دورہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔